

## نوجوان نسل کی 'سیکولر ائز لیشن'

منعم ظفر خاں، سمع اللہ حسینی °

پاکستان بجا طور پر اپنی تاریخ کے اہم ترین دور سے گزر رہا ہے، جس میں بہت سے عوامل شامل ہیں۔ ان میں خاص طور پر نوجوانوں کی اکثریت پر مشتمل آبادی بھی ہے۔ رائے عامہ کے جائزوں اور بین الاقوامی اداروں کی روپرونوں کے مطابق پاکستان کی آبادی میں نوجوانوں کا حصہ ۲۲ فی صد سے بھی زیادہ ہے۔ ماہرین کا خیال ہے کہ پاکستان ۲۰۲۵ء تک 'ینگٹان' یا 'نوجوانستان' رہے گا۔ نوجوانوں پر مشتمل آبادی، جہاں پاکستان کے لیے بہت بڑی نعمت ہے، ویسے ایک چیخ بھی۔ امکانات پر مشتمل مستقبل بھی سامنے ہے اور فکرمندی کے کئی پہلو بھی۔ صل چینج نوجوانوں کی اس بڑی تعداد کو پاکستان اور اسلام کے ساتھ جوڑے رکھنا ہے۔ پس مانگی، کم علمی، مایوسی، بے روزگاری، بے عملی، دین سے دوری، دہشت گردی، بے سمت زندگی اور کسی نظریاتی تحریک کا چلی سطح پر رہنمائی اور مشاورت کا مضبوط و سیچ نیٹ ورک نہ ہونا ہر در دمداد کو پریشان کیے ہوئے ہے۔

پاکستان کے نوجوان، مغرب کا خاص ہدف ہیں۔ مغربی ادارے، این جی او ز اور سفارت خانے ان نوجوانوں کے بارے میں مسلسل تحقیق اور ججو میں لگے ہوئے ہیں۔ ان کی کوشش ہے کہ کسی طرح آبادی کا یہ حصہ 'سیکولر' (بے دین یا دین سے لاپروا) اور 'برل' (یعنی اخلاق و اقدار سے آزاد اور مادر پدر آزادی کا خونگر ہو جائے۔ پھر مزید آگے بڑھ کر مغربی تہذیب کے ایجنڈے کے اپنے معاشرے میں نفاذ کے عمل میں شامل ہو جائے۔ اس کام کے لیے کچھ اندازوں کے مطابق

---

° رکن اسلامک ریسرچ اکیڈمی، کراچی

ماہنامہ عالمی ترجمان القرآن، دسمبر ۲۰۱۵ء

اربوں روپے سے 'کوششوں' کا آغاز ہو چکا ہے۔ پاکستان میں نوجوانوں کی اس 'ذہنی تطبیق' کے لیے جو ادارے کام کر رہے ہیں، ان میں یو ایس ائی، برٹش کونسل، جرمی، یورپی یونین، فرانس اور اٹلی کے ادارے خاص طور پر نمایاں ہیں۔ یہ ادارے جاندار منصوبہ بندی، کارگر حکمت عملی، دیرپا اور تسلسل سے کام اور اکیسویں صدی کے تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے نوجوانوں کی بہت بڑی تعداد تک پہنچنے میں کامیاب ہو رہے ہیں۔ یہ عموماً غیر سیاسی اور غیر مذہبی لبادہ اٹھ رہے ہیں۔ معاشرتی سدھار اور علاج معالجے میں مدد کی فراہمی کا بیز خاتم لیتے ہیں۔

### برٹش کونسل کا مطالعہ اور نتائج

ان منسوبوں پر کام کرنے والوں میں برٹش کونسل، بھی شال ہے، جس نے ۲۰۰۹ء میں پاکستان کے نوجوانوں کے حالات جانچنے کے لیے ایک سروے کروایا تھا۔ اس سروے کے نتائج سے پاکستانی نوجوانوں کے بارے میں درج ذیل نکات واضح طور پر سامنے آئے ہیں:

- ۱- پاکستان کے نوجوان کچھ کرنا چاہتے ہیں،
- ۲- وہ اپنے ملک سے محبت رکھتے ہیں،
- ۳- وہ آگے بڑھنا اور کچھ کرنا تو چاہتے ہیں، مگر انھیں رہنمائی کرنے والے نہیں ملتے،
- ۴- وہ مختلف مہارتیں (skills) سیکھنا چاہتے ہیں، لیکن رہنمائی اور مناسب تربیت کے لیے ادارے موجود نہیں،
- ۵- وہ اپنی شخصی تربیت اور اچھی نشوفنا سے دل چھپی رکھتے ہیں،
- ۶- وہ معاشرے کی بہبود (بھلائی اور رفاؤ عام) پر یقین رکھتے ہیں۔

ان نتائج کو سامنے رکھتے ہوئے برٹش کونسل نے پاکستان بھر سے ۱۰۰ ماہرین پر مشتمل مختلف کمیٹیاں بنائیں اور ان سے پاکستانی نوجوانوں میں اثر و نفوذ کے لیے تجویز طلب کیں۔ ان ماہرین کی تجویز پر برٹش کونسل نے ایک پروگرام ترتیب دیا، جس کا ایک بے ضرر اور بھلا سانام 'فعال شہری' (Active Citizen) پروگرام رکھا۔ یہ پروگرام عام نوجوانوں کے لیے اکتوبر ۲۰۱۳ء سے جاری ہو چکا ہے۔ اس پروگرام کی خاص بات یہ ہے کہ یہ نوجوان کو خوب صورت انداز میں ان کی 'شخصی ترقی' (پستیٹی ڈولپمنٹ) کو بنیاد بناتے ہوئے اپنی گرفت میں لے لیتا ہے، اور

آخر کار انھیں سیکولر بنا دیتا ہے۔ تقریباً ۸۰ ہزار سے زائد نوجوان لڑکے اور لڑکیاں ملک کے ہر علاقے سے اس پروگرام میں اب تک شرکت کرچکے ہیں۔

برٹش کوسل 'فعال شہری' پروگرام کو پاکستان بھر میں پھیلی ہوئی اور سیکولر اینڈیشن پر کام کرنے والی این جی اوز کے ساتھ مل کر آگے بڑھا رہی ہے۔ ان این جی اوز کی اکثریت، غیر ملکی کثیر عطیات کے ذریعے نوجوانوں میں اپنی اقدار سے بے پرواںی، مخلوط ماحول کی پسندیدگی، حیا و حجاب سے ڈوری اور دین بیزاری پیدا کر رہی ہیں۔

برٹش کوسل نے یہ پروگرام دنیا بھر میں اُن ممالک میں شروع کیا ہے، جہاں وہ امریکا کے ساتھ مل کر ہنی و معاشرتی تبدیلی، عسکری و اقتصادی مفادات کے حصول اور مغربی تہذیب کے فروع اور آبیاری کا مشترکہ اینڈیشن ہے۔ اس پروگرام میں شامل ممالک میں تنزانیہ، سری لنکا، یوکرین، ترکی، پاکستان، بنگلہ دیش، افغانستان اور مصر خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ یہہ ممالک ہیں جہاں نوجوان آبادی کا تناسب بہت زیادہ ہے۔ یہ منصوبہ طویل المیعاد بھی ہے اور وسیع الاطراف بھی۔ اس کے اثرات ان معاشروں پر مرتب ہونا شروع ہو چکے ہیں۔ کہیں زیادہ، کہیں کم۔

عام نوجوانوں میں 'فعال شہری' پروگرام کی کامیابی کو دیکھتے ہوئے برٹش کوسل نے سال ۲۰۱۲ء میں اسے پاکستان کی دو جامعات میں ایک پائلٹ (آزمائشی) پروجیکٹ کے طور پر شروع کیا۔ یہ دو یونیورسٹیاں، کراچی کی بحریہ یونیورسٹی اور لاہور کی لاہور کالج فاروسیکن یونیورسٹی تھیں۔

### برٹش کوسل اور ہائر ایجو کیشن کمیشن

برٹش کوسل کے مطابق یہ پروگرام ان دونوں یونیورسٹیوں میں کامیابی سے ہمکنار ہوا۔ اس کامیابی کو سامنے رکھتے ہوئے برٹش کوسل نے 'فعال شہری' پروگرام کو پاکستان کی تمام جامعات میں بطور لازمی کورس پڑھانے کے لیے پاکستان کے ہائر ایجو کیشن کمیشن (HEC) کو شیشے میں اُتارا۔ ہمارے ملک کی بدنبی کہ ایج اسی نے اس پروگرام کے مواد، نتائج اور پاکستانی طلبہ پر اس کے مکمل اثرات سے بے نیازی برتنے ہوئے (یا پھر گورے کی عنایت سمجھتے ہوئے) ان سفارشات کو منظور کر لیا۔ اب یہ پروگرام برٹش کوسل، ایج اسی کے ساتھ مل کر پاکستان کی تمام جامعات میں بطور کورس پڑھوائے گی۔ ایج اسی کی عاقبت نا انڈیش انتظامیہ کی غفلت کی وجہ سے،

پاکستان کے لاکھوں طلبہ و طالبات اور ہزاروں اساتذہ کا طرز فکر اور معیار رہ وقول تبدیلی کے دورا ہے پر آن کھڑا ہوگا۔ جس میں مطلوب یہ ہے کہ دنیا کو اُس رنگیں عینک سے دیکھنے کا خور بنا یا جائے جو چشمہ اُن کی آنکھوں پر لگایا جانے والا ہے، بلکہ لگایا جا رہا ہے۔

ذر را ہاتھ کی صفائی دیکھیے کہ فعال شہری کے ظاہری مقاصد کتنے پر کوشش ہیں:

- نوجوانوں کو مثبت، مفید اور متحرک شہری بنانا۔
  - طلبہ میں ایسی بیداری پیدا کرنا کہ وہ خود کو یہ جانی یا اشتغالی یا جذبائی کیفیات سے نکال کر اپنے مسائل خود حل کر سکیں۔
  - دوسرے مذاہب اور تہذیبوں کے افراد کے ساتھ رہنے کے لیے اپنے اندر برداشت و رواداری پیدا کر سکیں۔
  - آگے بڑھ کر اپنی برادری (لکھنؤی) کے سماجی مسائل کو حل کر سکیں۔
- مگر اس پروگرام پر گھری نگاہ ڈالنے والے اس کے چھپے ہوئے اہداف تک آسانی پہنچ سکتے ہیں۔

### اهداف

- غیر ملکی این جی اوز اور سفارت خانے یہ بات سمجھ چکے ہیں کہ وہ ہمارے تعلیمی نصاب میں کوئی بڑی تبدیلی بیک وقت نہیں کر سکتے۔ نصاب تعلیم تبدیل کرا کے اسے سیکولر بنانے کے اُن کے بیش تر حریبے، محبت وطن اور اسلام پسند حلقوں کی شدید تقید اور مزاحمت کی وجہ سے کامیاب نہیں ہو پائے۔ اب انہوں نے فیصلہ کیا ہے کہ اسکولوں کے نصاب میں تبدیلیوں کی کاوشوں کے ساتھ ساتھ اپنا ایک مخصوص کورس، تعلیمی اداروں، جامعات اور بالخصوص ٹیچرز ٹریننگ اور تعلیمی و تدریسی افرادی قوت پیدا کرنے والے شعبوں میں پڑھائیں گے۔ فعال شہری پروگرام اس سلسلے کی پہلی کوشش ہے جو شروع کی جا چکی ہے۔
- برش کو نسل کا ہدف ہے کہ: پاکستان کے ہائر ججیونش کمیشن کی سرپرستی میں اگلے پانچ برسوں میں جامعات میں پڑھنے والے تمام طلبہ و طالبات کو فعال شہری پروگرام سے گزاریں۔
- اس پروگرام کی خاص بات یہ ہے کہ پہلے مرحلے میں جامعات کے ہزاروں اساتذہ کو تربیت دی جا رہی ہے، جو آگے چل کر طلبہ کو یہ کورس پڑھائیں گے۔ جامعات کے اساتذہ اُن کا

خاص ہدف ہیں۔ انھیں ٹریننگ و رکشاپس کے ذریعے اس تربیتی عمل سے گزارا جا رہا ہے۔  
یہ غالباً پاکستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ ہو گا کہ اپنے طے شدہ نصاب سے ہٹ کر غیر ملکی  
ایجنسٹے کے مطابق تیار کردہ ایک انصاب بھی جامعات میں پڑھایا جائے گا۔

### ذہنی تشکیل کے بنیادی نکات

- ”فعال شہری پروگرام پر نظرڈالنے سے یہ بات اچھی طرح سمجھ میں آتی ہے کہ اس پروگرام کے  
ذریعے پاکستانی نوجوانوں میں دراصل درج ذیل سوچ و فکر بلکہ طرزِ فکر کو پروان چڑھانا مقصود ہے:
- آپ کا مسلمان ہونا ثقافت (کلچر) کی وجہ سے ہے اور ثقافت تبدیل ہو سکتی ہے۔ لہذا،  
مسلم شناخت کوئی مستقل چیز نہیں، یہ تبدیل بھی ہو سکتی ہے۔ یہاں تک کہ مذاہب بھی تبدیل  
ہو سکتا ہے۔ گویا اقدار، نظریات، شناخت اور ثقافت قابل تغیر ہیں، کوئی مستقل شے نہیں۔
  - آپ کی سوچ اور فکر بنانے میں ثقافت کا بڑا حصہ ہے۔ اگر ثقافت تبدیل ہو گی تو سوچ و فکر  
بھی تبدیل ہو سکتی ہے۔ یعنی آپ کو اگر سیکولر ملک جانا پڑے تو آپ کا سیکولر بننا کوئی عیب  
نہیں، بلکہ بن جانا ہی بہتر ہے۔
  - جن افکار و اقدار پر مسلم نوجوانوں کی شخصیت پروان چڑھتی ہے، ان کے بارے میں  
شکوک یا عدم یکسوئی پیدا کرنا، تاکہ لوگ سوچیں کہ مسلمان بننا ثقافت کی ضرورت تھی یا محض  
ایک پیدائشی اتفاق تھا۔ یہ میری اپنی رائے، پسند اور امتحاب نہیں۔
  - دوسروں کے مذاہب تبدیل کرنا ٹھیک نہیں۔ انھیں اُسی طرح قبول کریں جیسے وہ ہیں  
(یعنی مسلمان ’دعوتی‘ کام کر کے دوسروں کی شخصیت کو نہ لگاڑیں)۔ دوسروں کو سمجھنے کی  
ضرورت ہے۔ ان سے ہم آہنگ ہونے کے لیے خود کو تبدیل کرنے کی ضرورت ہے۔  
ان لوگوں کی جانب سے ایک طرف تو یہ تربیت اور ذہن سازی ہے، جب کہ دوسری  
طرف یہ پیغام بھی دینا ہے کہ پاکستان میں دوسرے مذاہب کو تبلیغ کی اجازت دی جانی  
چاہیے۔ تبلیغ کرنا ان کا بنیادی انسانی حق ہے۔
  - نوجوانوں کے ذہن میں یہ بات ڈالنا کہ پاکستان بیک وقت اسلامی اور جمہوری ملک  
نہیں رہ سکتا کیوں کہ اسلامی غیر واضح بھی ہے اور متنازع بھی۔ پھر یہ کہ اسلام میں

- جب ہو ریت کہاں ہے؟ (یہی بات مخالف کمپ کے بعض لوگوں سے بھی کہلوائی جا رہی ہے)۔
- ۶۔ نوجوانوں کے ذہن میں یہ سوال ڈال دیا جائے کہ مذہبی لوگ آپ کے فیصلے کیوں کرتے ہیں؟ کسی کو بھی یہ حق نہیں کہ وہ دوسروں کے معاملات میں حقی اور دلوك فیصلہ دے۔
- ۷۔ نوجوانوں کے ذہن میں یہ بات بھادی جائے کہ نہ شادی ضروری ہے اور نہ شادی کے لیے مخالف صنف سے بندھن ضروری ہے، بلکہ ہم جنسی بھی ایک معمول کا سماجی عمل ہے، جس سے بد کنا د قیانو سیست ہے۔
- ۸۔ موسیقی، ناج گانا، مخلوط ماحول، آزادانہ دوستی وغیرہ کے بارے میں پسندیدگی بڑھائے اور ان کا چلن عام کر دیا جائے۔
- ۹۔ عورت اور مرد میں جنس کے علاوہ کوئی فرق نہیں اور یہ جنسی فرق بھی بے معنی ہے۔
- ۱۰۔ آپ کی زندگی کے فیصلے مذہب، رواج، اخلاق کی بنیاد پر کیوں کیے جاتے ہیں؟ پڑھا لکھا اور روشن خیال ثابت ہونے کے لیے اس روایت اور سوچ سے بغاوت ضروری ہے۔
- پہلے مرحلے میں یہ پروگرام طلبہ و طالبات کو الجھن کا شکار اور اپنے مذہب و ثقافت اور اقدار کے بارے میں شکوک میں بیٹلا کر دیتا ہے۔ بہت نرم روی سے نوجوانوں کے ذہنوں میں یہ بات بھائی جاتی ہے کہ ”وہ دوسرے مذاہب کے مانے والوں سے کم تر ہیں۔ انھیں ایک ایسا فرد ہونا چاہیے جو ہر معاشرے میں قابل قبول ہو، ہر معاشرے میں چل سکے، جس کی کوئی مستقل شاختمان نہ ہو، مستقل اقدار نہ ہو۔ ایک سیکولر طرزِ فکر اور ایک مادر پدر آزاد (لبرل) طرزِ زندگی ہی نوجوانوں کی ضرورت اور ان کے لیے منید ہے۔
- اس پروگرام کی ایک خاص بات یہ ہے کہ یہ تمام باتیں، سوچ و فکر اور رویے، مختلف سرگرمیوں کے ذریعے سکھائے جاتے ہیں۔ کچھ زیادہ پڑھایا نہیں جاتا۔ طلبہ اور طالبات اس طرزِ زندگی کو مختلف سرگرمیوں کے دوران باقاعدہ برداشت کر دکھاتے ہیں۔ اساتذہ طلبہ کے لیے صرف سہولت کار ہیں اور یہ کہ طلبہ میں یہ تمام تبدیلیاں مختلف سرگرمیوں کے ذریعے پیدا کی جائیں۔
-